



سوال

عمرہ کرنے والے کے لیے طواف وداع کا واجب نہ ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عمرہ ادا کرنے کے بعد اگر کوئی شخص حدود حرم سے باہر اپنے رشتہ داروں سے ملنے کے لیے جانا چاہے تو کیا اس کے لیے طواف وداع لازم ہے؟ اور کیا یہ طواف نہ کرنے کی صورت میں کوئی فدیہ وغیرہ ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عمرہ کرنے والے کے لیے طواف وداع نہیں ہے جب کہ وہ حرم سے باہر مکہ کے مضافات میں اپنے رشتہ داروں سے ملنے کے لیے جانا چاہے، اسی طرح حاجی کے لیے بھی یہی حکم ہے لیکن جب وہ اپنے گھر یا کسی اور جگہ جانے کے لیے سفر کا ارادہ کرے تو پھر اس کے لیے طواف وداع مشروع ہے، لیکن واجب نہیں ہے کیونکہ وجوب کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمرہ سے حلال ہونے کے بعد منیٰ اور عرفات کی طرف گئے تھے اور انہیں یہ حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ طواف وداع کریں لیکن حاجی جب مکہ مکرمہ سے رخصت ہونا چاہیے تو اس کے لیے طواف وداع لازم ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے:

(امر الناس ان یحون اخر صمدیم بالیت الا انہ یخف عن الحاض) (صحیح البخاری، لُج باب طواف الوداع ج: 1755 و صحیح مسلم، لُج باب وجوب طواف الوداع ج: 1328)

"لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ مکہ میں آخری وقت بیت اللہ میں گزاریں، ہاں البتہ حائضہ عورت اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔"

"لوگوں کو حکم دیا گیا" سے مراد یہ ہے کہ یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک دوسری حدیث میں الفاظ یہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لا یغفرن احد معتمری حتی یحون اخر صمدیم بالیت) (صحیح مسلم، لُج باب وجوب طواف الوداع ج: 1327 و مسند امام: 1/222)

"اس وقت تک کوئی شخص کوچ نہ کرے جب تک وہ اپنا آخری وقت بیت اللہ میں نہ گزارے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اور عمرہ میں حائضہ عورت طواف وداع سے مستثنیٰ ہے، اسی طرح نفاس والی عورت ہی اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اہل علم کے نزدیک ان دونوں



کے لیے حکم ایک جیسا ہے۔

حداماعندی والتداعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کیٹی